REGISTERED L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۵/ جولائی ۱۹۱۰ء	نمبر ۲۸

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلیئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اوراد سیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیل داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶پائی
۱۵- خاندانی فرائض ۸/
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجیئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجیئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ملیکی) ۱۲/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولوس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروشلم کے آخری ایام ۸/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی و قلبی فائدہ حاصل ہو - کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر شی - ایک چینی پاسٹر ۶/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶/
۴- رومتہ الکبرا ۶/
۵- سیر ہند معہ تصویریں عہ/
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنسن کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸/
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۶/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیتال ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۶/
۱۹- ابن حور ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ ۵/
۲۲- پھلمنی اور کرونا ۴/
۲۳- یوڈو یاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ/
۲۶- کلیاں اور مایا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/
یہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لیئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ/
۲- واعظین از سیجی - تین جلدیں عہ/
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الظن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ/
۶- عیسائی مسافر تصویردار عہ/
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینۂ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۴/
۲۱- ہند میں قومیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳/
۲۳- شادی کی بابت ۸/
۲۴- تاریخ طاعون ۶پائی

یہہ کتابیں مینجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نورافشاں

لودیانہ جمعہ ۹ جولائی ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

بہرہ آریہ سماج نے بقول اخبار نور تن بازی گروں کے ایک گروہ کو شدھ کر کے برادری میں شامل کر لیا ہے۔

امیر کابل اپنی باربرداری کے لئے ہندوستان سے خچریں خرید رہے ہیں۔

کابل میں ایک مشہور ڈاکو پکڑا آیا ہے۔ اور امیر صاحب نے اسکو توپ کے سامنے کھڑا کر کے اُڑانے کا حکم دیا ہے۔

منصوری میں بجلی کی طاقت کے ساتھ ٹریم چلانے کی تجویز ہو گئی ہے۔

بمبئی میں ایڈورڈ ہفتم مرحوم کی یادگار کا چندہ ۸۴ ہزار تک پہونچ گیا ہے۔

ہندوستان کے ہر ایک وائسرائے کے ایام سلطنت کے حالات لکھے جایا کرتے ہیں۔ جو چھپتے نہیں پر لکھے جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح سے اب لارڈ منٹو بہادر کے عنانِ حکومت کے حالات لکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ چند ماہ میں اس جلیل عہدے سے سبکدوش ہو جاوینگے۔

سلطان روم اس سال ۱۳۶ دو قسم کی توپیں اور آٹھ ہزار اول قسم کی بندوقیں زائد خرید کرینگے۔ روم کے جنگی سکرٹری نے صاف صاف اعلان کر دیا ہے کہ جنگی فوج کی حالت مضبوط اور مستحکم کرنی ضروری ہے۔ نہ معلوم کس وقت ضرورت پیش ہو جاوے ✤

مہاراجہ پٹیالہ نے فیروزپور کنیا مہاودیالہ کو ۱۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔ اور نیز ۲۰ روپیہ ماہوار دینا بھی منظور فرمایا ہے۔

سُنا جاتا ہے کہ آروبند گھوش اب پانڈیچری میں ہے اور منتظر ہے کہ موقعہ پا کر فرانس کو چلا جاوے ✤

جوناگڈھ کے مشہور لب شنکر بھیمی داس نے ملک معظم جارج پنجم کی خدمت میں ایک عرضی بھیجی ہے جس میں جانوروں اور پرندوں اور ہر قسم کے جانداروں کی طرف سے نہایت پر زور لفظوں میں التجا کی ہے کہ ان بےزبان مخلوقات کو اس ظلم اور جبر سے رہائی بخشی جاوے جو اب ملک میں رائج ہے۔ یعنے ان کا مارنا اور کھانا حکماً بند کیا جاوے ✤

لاہور کی تحصیل شرق پور ضلع گوجرانوالہ میں شامل کی گئی ✤

قطب جنوبی کی دریافت کے متعلق ملکہ الگزنڈرا نے کپتان سکاٹ کو وہ علم دیا جو قطب کے انتہائی مقام پر گاڑا جاویگا۔

سروار بہادر سنگھ جیلا سیٹ آباد پنجاب نے ایک حوالاتی کو اتنا پیٹا کہ وہ مر گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے اُس کو ایک سال قید کی سزا دی مگر اپیل پر چیف کورٹ نے ۱۴ سال کی سزا دے قید صادر کی اس سے جیلخانوں کے داروغوں کے کان کھل گئے ہیں۔

کلکتہ میں عنقریب ایک دلچسپ شادی خانہ آبادی ہونیوالی ہے جو سوشل ریفارم کے حق میں قابل تعریف ہے۔ ایک بنگالی صاحب جو سررشتہ تعلیم کے ایک جلیل القدر عہدہ دار ہیں انکی نوجوان دختر ایک یورپین سولین کے ساتھ منسوب ہو گئی ہے جو آج کل جائنٹ مجسٹریٹ ہیں۔ اور شادی کی رسم برہمو طریق سے ادا کی جاویگی۔ سو وہ گرجا میں ہوگی ✤

جاٹ گاؤں کی خبر کہ وہاں کے ہندو اوقاف کمیٹی نے ایک عام جلسہ کر کے ستیا کنٹھ کے مہنت کو گدی سے خارج کر دیا۔ اس لئے کہ اس نے برہمچریہ برت ترک کر کے گرہست آشرم اختیار کیا حالانکہ یہاں کے مہنت کا مجرد ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اور کمیٹی مذکور نے بجائے اس کے ایک جدید برہمچاری کو یہاں کا مہنت مقرر کیا ہے۔ اس بے مقدمہ بازی کا اندیشہ ہے۔ یہ اپنی قسم کی ایک پہلی نظیر ہے ✤

بروشیم ٹرکی میں الجبیا نامی ایک گاؤں ہے جس کی زمین میں سے ایک تابوت نکلا ہے جس کو ایک ماہ کا عرصہ ہو گیا لیکن تابوت کے ساتھ ایک بیش قیمتی تاج، دو طلائی شمعدان، قدرے الماس کے دانے اور ایک بیش بہا موتیوں کا ہار برآمد ہوا ہے۔ ایک ترکی اخبار نے مذکورہ بالا اشیا کی قیمت کا اندازہ ۵ لاکھ پونڈ لگایا ہے جو ہندوستانی سکہ میں ۷۵ لاکھ روپیہ ہوتا ہے ترکی حکام نے اس غیبی امداد پر قبضہ جما کر سرکار عالی میں اسکی مفصل رپورٹ ارسال کر دی ہے۔

ساڑھے پینسٹھ ہزار روپے کا قیمتی طلائی حلقہ اراکان کے بدھ گوتم کے بت کے گلے میں ڈالا جاویگا۔ اُس کے وسط میں ایک نادر نیلم بھی آویزاں ہے۔ اور ایک ہیروں کی جھوکی چیپاں ہے ✤

ایڈیٹوریل نوٹس

بلندی و پستی

نمبر ۸

گذشتہ بیان میں ہم نے ظاہر کیا تھا کہ دنیا میں آتے اور وجود انسانی اختیار کرتے وقت خداوند یسوع مسیح ایک غریب گھر میں بچہ ہو کر پیدا ہوا اور سرائے میں چرنی میں رکھا گیا۔ اگر کوئی سوال کرے کہ چرنی میں کیوں رکھا گیا تو اس کا جواب صاف ہے کہ اس سے بہتر جگہ اس کو بہ سبب ماں باپ کے غریب اور تنگ حال ہونے کے نہ ملی کہ جس کے لیٹنے کے لئے چارپائی بھی نہ ملی سخت اور تکلیف دہ جگہ۔ جانوروں کے گھاس کھانے کی جگہ چرنی ہی ملی پر اس کی خاص وجہ کلام الٰہی میں بتائی نہیں گئی ہے۔ خدا نے اُس کو ظاہر نہیں کیا کہ اس میں کیا مصلحت تھی۔ کیونکہ بہت سی باتوں کا پوشیدہ سبب اب ہم پر کھلا ہوا نہیں کیونکہ خدا نے اُس کا بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا پر ۷۰۰ برس پہلے کہا گیا تھا۔ بیت لحم میں داؤد کے تخت پر بیٹھنے والا پیدا ہوگا ضرور تھا کہ وہ بیت لحم میں پیدا ہو اور پستی اور ناداری اور تنگدستی اس بادشاہ کے رتبے کو کچھ نقصان نہیں پہونچا سکتی تھیں۔ بلکہ یہ باتیں اُس کی الٰہی شان اور آسمانی جلال رونق کی جھلک کو زیادہ ظاہر کرتی تھیں۔ کیونکہ روحانی اور آسمانی جاہ و جلال کا مقابلہ ان دنیاوی نفسانی اور فانی چیزوں سے نہیں ہو سکتا۔ وہ بالکل ان سے الگ اور برتر اور اعلیٰ قسم کی عظمتیں ہیں۔ انکی نفی ان چیزوں کے وجود پر کسی قسم کا اثر نہیں کر سکتی تھی۔ بلکہ اس سے ان کی حقیقت اور قدر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان سے الگ تھلگ رہنا ہی ضرور تھا۔ اس لئے وہ روحانی بادشاہ دنیاوی سامان عیش اور دولت وغیرہ سے بالکل خالی رہا اور دنیا میں ب

سے بےکس اور غریب خاندان میں شریک ہوا۔

ہمارے معزز مسٹر سنگت رائے صاحب ہیڈ کلارک ڈپٹی کمشنرس آفس ہزارہ ذیل کی تحریر اخبار میں شایع کرنے کے لئے بھیجتے ہیں جس کو ہم بخوشی درج اخبار کرتے ہیں۔

پادری کے۔ سی۔ چیٹرجی ڈی۔ ڈی صاحب مشنری ہوشیارپور کے بہت سے دوست از حد خوش ہونگے کہ فی الحال جبکہ پادری صاحب موصوف ولایت تشریف لیگئے ہیں۔ اُن کو وہاں پر ایڈنبرگ کی یونیورسٹی نے ڈاکٹر آف ڈونٹی کی ڈگری عنایت کی ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب پہلے صاحب ہیں جو ہندوستانی ہیں۔ جنکو اس یونیورسٹی سے یہ بڑا عہدہ ملا ہے چند سال ہوئے کہ ڈاکٹر صاحب نے ڈی۔ ڈی کی ڈگری واشنگٹن جیفرسن کی یونیورسٹی سے پائی تھی۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو اسکے لئے مبارکبادی دیتے ہیں۔ اور ہماری دعا ہے کہ وہ اس ملک میں خیریت سے واپس تشریف لاکر دیر تک خداوند کی پاک خدمتیں اس ملک کے لوگوں کی روحوں کو بچانے کے ضروری کام میں زیادہ سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔

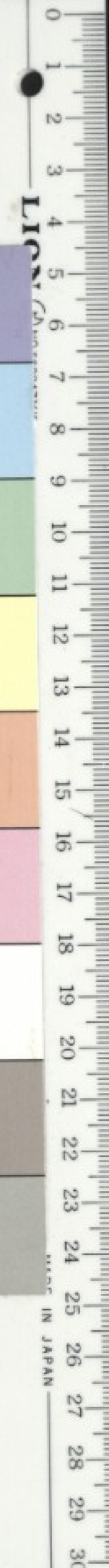
سنڈے اسکول یونین جنرل سکریٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اُنہوں نے جنوبی ایشیا میں کام کی ترقی کی نسبت پرنس آف ویلز کو جو اب شہنشاہ ہند اور بادشاہ انگلینڈ ہیں لکھا تھا اور اس اثنا میں بہ سبب انتقال شاہ ایڈورڈ ہفتم کے تخت پر جلوس فرما ہوگئے۔ اور اپنے جلوس شاہی کے ۸ روز بعد وہ ذیل کی تحریر ارسال فرماتے ہیں۔ جو تحریر ایسل بلڈ ون ہوس پال مال سے اُن کے سکریٹری کی معرفت پہونچی جو یوں لکھتے ہیں:-

میں نے آپ کا مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۰۹ء کا خط ملک معظم کے حضور میں پیش کیا۔ اور حضور والا نے مجھکو حکم دیا کہ اس کے جواب میں آپکو خبر دیجاوے کہ بادشاہ فرماتے ہیں کہ میں اس بڑے عمدہ خدمت کے کام کے بارے میں جو ایشیا سنڈے اسکول یونین کے متعلق ہوتا ہے آپ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور ملک معظم اور ملکہ سنڈے اسکول کے کام میں جو ہندوستان میں ہوتا ہے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اُس کی کامیابی سنکر خوش ہیں۔

ہمعصر آریہ پتر کہ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۱۰ء تحریر ہے کہ شہر دہلی کے مسلمانوں نے گورنمنٹ کو ایک میموریل بھیجا ہے جس میں آریوں کے برخلاف شکایت کی ہے کہ وہ عرب کے نبی کی توہین کرتے ہیں۔ اُن کا قانون کی رو سے انسداد فرمایا جاوے ہم چند عرصے سے اس امر کو افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ دونوں اقوام کی طرف سے میں میں تُو تُو ہو رہی ہے۔ آخرکار اس کا نتیجہ کچھ نکلنا ہی تھا۔ پر افسوس کہ نوبت یہاں تک پہونچی ہے۔

تذکرہ ولیم کیری اسی نام کی ایک چھوٹی سی کتاب جو ۹۵ صفحوں کی ہے۔ پادری کیری صاحب نہایت مشہور و معروف مشنری کی مختصر سوانح عمری ہے جو کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا یونائٹیڈ پراونس برانچ کی طرف سے رومن زبان میں شایع کی گئی ہے کیری صاحب کا بیان نہایت عجیب ہو۔ اور اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا خاص طور سے اپنے دینی کام کے لئے ایسے آدمیوں کو چن لیتا ہے۔ جو دنیا میں گمنام ہوں اور اُن کو اپنے جلال کے لئے اپنا فضل دیکر اپنا خاص اوزار بنا لیتا ہے۔ جو ایسے لئے قسم قسم کے بڑے بڑے کام کرنے کا وسیلہ ہو جاتے ہیں۔ یہ نہایت دلچسپ بیان ہے اور چاہیے کہ یہ کتاب مسیحی نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے ہاتھوں میں ہو تاکہ وہ بھی اپنی زندگیوں کو کیری صاحب کی طرح بیرونی خدمت کی طرف لگا دیں۔ یہ کتاب رومن زبان میں چھپی ہے جس کو اکثر مسیحی پڑھ سکتے ہیں۔ چاہیے کہ ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد موجود ہو۔ یہ کتاب سوسائٹی موصوف سے ہی ملسکتی ہے۔





ریویوز

ہند کے بہادر سپاہی:- اس نام کی ایک چھوٹی سی کتاب اے۔ فاربس صاحب ساکن لکھنؤ نے شائع کی ہے۔ اور یہ بطور ایک سلسلے کے پہلا نمبر شائع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے اور نمبر بھی لکھے جائیں گے۔ مصنف نے نہایت عرق ریزی سے بہادر سپاہیوں اور ناموروں کے کچھ مختصر حالات بمعہ تھوڑی سی تصویروں کے درج کئے ہیں اور رسالے کے آخری حصہ میں لارڈ اور ملکہ معظم شہنشاہ ہند کے بھی مختصر حالات درج کئے ہیں۔ اور اُنکی تصویریں بھی درج کی ہیں۔ مگر وہ بہت بدصورت ہیں۔ غرضکہ اس چھوٹی سی کتاب میں سپاہیوں کی بہادری اور نمک حلالی اور شجاعت کا بہت مختصر حال تحریر کیا ہے ایک ایسے وسیع مضمون کے لئے یہ ایسی چھوٹی کتاب ایک بالکل نامکمل کام ہے چاہئے کہ اس سے بڑی اور مفصل کیفیت کی کتاب لکھی جاتی۔ اور کم از کم سپاہیوں کی بہادری کے خاص خاص کارنمایاں درج کئے جاتے۔ پر تاہم یہ چھوٹی کتاب مختصر حالات کے اعتبار سے خاصی ہے۔ اور سپاہی لوگوں کے مطالعہ کے لائق ہے۔ اس کی قیمت صرف ۲/‏ ہے جو مصنف اے۔ فاربس صاحب سے مقام دلکشا لکھنؤ سے ملسکتی ہے۔

آئیون ہو:- اس نام کی کتاب سر والٹر سکاٹ کے مشہور و معروف ناول انگریزی کا ترجمہ ہے جس میں نہایت رنگین اور سلیس اردو میں تاریخی واقعات اور رزم و بزم کے سین نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں دکھلائے گئے ہیں ایسے اصحاب کے لئے جنکو ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ یہ ناول درحقیقت ایک دل بہلانیوالا ناول ہے اور نہ صرف دل بہلانیوالا بلکہ نصیحت سے پُر ہے کاشکہ ہمارے ملک کے نوجوانوں کے پڑھنے کیلئے اس قسم کے بہت سے ناول دستیاب ہو سکتے۔ یہ ۱۸۰ صفحے کا بڑا خوشخط ناول ہے جسکی قیمت صرف ۱/ ہے جو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے ملسکتا ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- اسی جنگ احد کو دیکھو کفار نے مسلمانوں کی لاشوں کی کیسی بے رحمی سے بے حرمتی کی۔ مگر کیا مسیحی صاحبان میں سے کبھی کسی نے قریش کو ظالم اور بے رحم ٹھہرایا۔

اقول:- ایڈیٹر صاحب قریش کا تو تمام معاملہ فیصلہ ہو جاتا ہے جب اُنکو بت پرست اور بے خدا کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اُنکو کافر کا خطاب دیا جاتا ہے جو کچھ وہ کریں وہ سب بیجا اور بلا قید شرع و شریعت کے ہے۔ اس لئے اُن کا کچھ ذکر عیسائی صاحبان نہیں کرتے۔ اور نہ خدا کی طرف سے الہام ہونیکا اُن کو دعوےٰ ہے پر اہل اسلام کے تمام دعوے حق اور راست طریق پر ہونے کے ہیں اس لئے مسیحی صاحبان اُن پر اعتراض کرتے ہیں۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا نہ کرتے

قولہ:- اور جیسا کہ مسلمانوں کے ایک ایک کام کو چُن چُن کر اور اُس پر اپنا رنگ چڑھا کر شور ڈالتے اور واویلا کرتے ہیں۔ اسی طرح کبھی قریش کے مظالم کو گن گن کر کبھی اُن پر بھی ایسا ہی شور مچایا ہے۔

اقول:- جب قابل اعتراض فعل کے مسلمان مرتکب ہوں تو اُن پر اعتراض ہوگا۔ اور قریشیوں کے ناجائز کام کو بھی ناجائز بتایا جاویگا۔ مگر دین حق کا دعوےٰ کرنے والے اگر بیجا اور ناجائز کام کریں تو اُن کے دین حق پر نہ ہونے کی دلیل ضرور نکالی جاوے گی۔ جو اُن کو بُری معلوم ہوگی۔ مگر وہ ضرور حقیقت ہوگی۔

قولہ:- سولھویں صدی مسیحی تک عیسائی زندہ آدمیوں کے اعضا کاٹ کاٹ کر قتل کرتے تھے۔

اقول:- ایڈیٹر صاحب براہ مہربانی اس کی صداقت میں کوئی واقعات پیش کریں اور بتادیں کہ فلانی جگہ اور فلانے سن میں مسیحیوں نے ایسا کیا تو پھر ہم اُس کا جواب دینگے جس جس تاریخ میں یہ واقعات ہوں اُن کا پورا پتہ مہربانی سے درج کریں۔

قولہ:- قریش تو اسلام کے دشمن تھے ہی۔ مگر ہمارے مسیحی مہربانوں کو اسلام کے ساتھ اُن سے کم بغض نہیں۔ قریش خواہ کیسی بے رحمی کے مرتکب ہوں اُن کو معاف۔ اگر مسلمان مجبور ہو کر اپنی اور اپنے اہل و عیال اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہاتھ اُٹھائیں تو مسیحی صاحبان شور مچا دیتے ہیں کہ دیکھو بڑا ہی ظلم ہو گیا۔

اقول:- ایڈیٹر صاحب قریش تو آپ کے دشمن ہوں۔ کیونکہ اُن کی اور آپ کی لڑائیاں اور کُشت و خون ہوتے رہے مگر آپنے عیسائیوں کو بھی اپنا دشمن کہا اور اُس کے علاوہ بُغض رکھنے والے کہا۔ یہ بالکل اتہام اور الزام ہے کیونکہ اصل واقعہ یہ نہیں ہے عیسائی جو کچھ ایسے معاملات میں کہتے ہیں وہ صرف اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور خاص مسلمانوں کو جو وہ ایسا کہنے کا موقعہ پاتے ہیں وہ صرف اس لئے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ راست مذہب اور ٹھیک طریق پر ہیں پھر عیسائیوں کو ضرور پڑتا ہے کہ اُن کو اُن کی ہی باتوں میں اُن کو پکڑیں اور قائل کریں اور اس لئے ایسے ناجائز کاموں کی نسبت عیسائی زیادہ تر مسلمانوں کو ہی (کیونکہ وہ شریعت کے زیادہ پابند ہیں) قصوروار پاتے ہیں۔ اگر اہل اسلام کے پاس شریعت نہ ہوتی اور وہ مثل قریش کے اُس کا دعوےٰ نہ کرتے تو اُن کو بھی اعتراض کے طور پر ایسا نہیں کہہ سکتے تھے۔ اس لئے وہ جو راستی کا مدعی ہے ناراستی کا عامل ہو جاوے تو کیا وہ اعتراضات سے بچ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

ریاست پٹیالہ کی نئی تواریخ لکھنے کا جو انتظام ہوا تھا سنا ہے کہ اُس کا لکھنا بھائی کرم سنگھ صاحب کے سپرد ہوا ہے جو اس کام کو انجام دینگے ؛

اقتباس

خیرات کے فایدے

بہت سال گزرے کہ ایک جوان لڑکا روزگار کی تلاش میں ایک بڑے شہر میں وارد ہوا۔ اُس نے بڑی بڑی کوششیں کیں تاکہ کوئی صورت روزگار کی پیدا ہو پر وہ ناکامیاب نکلا۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے گھر واپس چلا جاوے لیکن جب وہ اسی فکر اور مایوسی کی حالت میں تھا شام کے وقت اُس کی ملاقات ایک بڑے مالدار صاحب سے ہوگئی۔ جس نے اُس کو اپنے پاس ملازمت دے دی اور وہ اُسکے کام سے اس قدر خوش ہوا کہ اُس نے اُسکو پونجی کے لئے روپیہ پیشگی دیدیا اور اُس نے بھی سوداگری شروع کردی اور اُس نے خدا کی شکرگزاری میں یہ اقرار کیا کہ وہ آمدنی کا دسواں حصہ برابر دیا کریگا۔ اور وہ دینے لگا پہلے پہلے اُس نے ایک سال کا دسواں حصہ ۵۰ ڈالرس نکالا اور دینی کاموں کے لئے خیرات کردیا۔ اور ہر سال جو کچھ ہوتا وہ اس طرح سے دیتا رہا یہاں تک کہ وہ بڑھتے بڑھتے ۲۵ سو ڈالرس کی مقدار تک پہونچا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ یہ بڑی رقم ناحق جاتی ہے اور ایک سال نہ دی تو اس کا ۵۰ ہزار ڈالرس کا ایک جہاز تباہ ہوگیا۔ اس پر وہ بڑا پچھتانے لگا اور افسوس کرنے لگا کہ کیوں اُس نے خیرات بند کی تھی اور پھر اُس نے وہی طریقہ اختیار کیا اور اُس کی آمدنی زیادہ اور زیادہ بڑھتی رہی۔ اور آخرکار بہت مالدار ہوکر اُس نے اپنا کاروبار بھی چھوڑ دیا۔ پر برے لوگوں کی صحبت میں پڑکر اُس نے خیرات بند کردی اور آخرکار اُس کا تمام سرمایہ برباد ہوگیا۔ اور وہ پہلے کی طرح غریب اور کنگال ہوگیا۔

ببلیکل ٹریزری۔

مراسلات

ارکان ستہ

وَمَآ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ اور نہ میں تم پر وکیل ہوں یونس ۱۱ رکوع

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا۔ اور ہم نے تجھے ان پر وکیل بناکر نہیں بھیجا ہے۔ بنی اسرائیل ۶ رکوع۔

۳۔ محافظ کا منصب بھی آپ کو نہ ملا۔

فَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا۔ نسا۔ ۱۱ رکوع

وَمَآ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ۔ انعام ۱۳ رکوع

وَمَا جَعَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا وَمَآ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَکِیۡلٍ۔ انعام ۱۳ رکوع۔

۴۔ کسی کا داروغہ بھی مقرر نہ ہوا۔

لَسۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِمُصَیۡطِرٍ۔ غاشیہ

۵۔ غائب کے علم سے محروم رکھا گیا۔

قُلۡ لَّآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ وَلَآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ اِنِّیۡ مَلَکٌ۔ انعام ۵ رکوع

۶۔ معصوم بھی نہ تھا۔

قُلۡ لَّآ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚ اعراف ۲۳ رکوع۔

۷۔ کسی کی عاقبت کی بہتری اور ابتری کے علم سے محروم تھا۔

وَمَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ۔ احقاف ۱ رکوع۔

۸۔ کسی جہنمی کو بچانے کے اختیار سے خالی

اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَیۡہِ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ۔ زمر ۲ رکوع

۹۔ معجزے سے محروم

وَقَالُوۡا لَوۡلَآ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ عنکبوت ۵ رکوع

۱۰۔ محض بشر تھا۔

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ۔ کہف آخری آیت

کوئی شبہ نہیں کہ ہم آجتک اہل القرآن سے بے قاعدہ روتے رہے ہماری بڑی بھول اسبات میں ہوئی کہ ہم نے قرآن عربی کو نہایت بیقدری کی نگاہوں سے دیکھا۔ جبکہ اہل القرآن شور بلند کرتے رہے کہ اس کی قدر کرو۔ لو وہ قرآن عربی جو حضرت مکی کی رسالت کا وکیل سمجھا جاتا تھا آپ کی رسالت کی ہی وکالت کرتا ہے۔ جو میں نے بیان کردی ہے اب آپ کی رسالت و نبوت سے متعلق فکر کی نفی کرکے دیکھو تو صفائی سے معلوم ہوجائیگا کہ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ کا قول سچا ہے یا نہیں۔ آپ کسی کے ہادی نہیں اور کسی کے وکیل نہیں اور کسی کے محافظ نہیں۔ اور کسی پر داروغہ نہ تھے اور علم غیب آپ کو حاصل نہ تھا۔ اور آپ معصوم نہ تھے اور عاقبت کی خیر و شر کے علم سے محروم تھے کسی جہنمی کو بچانے کا اختیار نہ رکھتے تھے اور معجزات کا آپ کو دعویٰ نہ تھا۔ ان تمام حقایق سے تعلق ہوکر آپ رسول تھے اور یہ امور ہم بھی آپ کی بابت مانتے ہیں اور اب اگر اہل القرآن اُن کا انکار کریں تو عجیب بات ہوگی۔

۵ قرآن عربی کے الہام کی بابت آپ کے ایمان و اعتقاد پر غور کرو۔

اہل القرآن کا ہمارے مقابل اسبات پر سخت زور ہے کہ قرآن کو ہم لوگ الہامی کتاب اُن معانی میں مانیں جن معانی میں وہ مان رہے ہیں پر ہمیں کسی کو یہ صلاح نہیں دے سکتا کہ لوگ اس عقیدے سے اتفاق کریں۔ کیونکہ علماء نے ہر ایک عقیدے میں کمال درجے کا مبالغہ کر رکھا ہے۔

لیکن جب یہ سوال ہمارے روبرو لایا جاتا ہے تو اس کا معقول جواب ہمیں تجویز کرنا چاہیے۔ ورنہ اہل القرآن ہم پر کفر و انکار کا ضرور الزام دینگے جیسے کہ وہ اب تک دیتے آئے ہیں۔

باقی آیندہ

تپسیا

ان اور دیگر اسی قسم کی مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ کن کن مقاصد سے تپسیا کی جاتی تھی اور کس طرح تپسیا کنندگان کی اُس سے مطلب براری ہوجاتی تھی۔ گناہوں کی معافی۔ دل کی پاکیزگی اور خط سے میل کے لئے بہت کم تپسیا ہوتی تھی۔ دنیاوی مقاصد کی تحصیل زیادہ مقصود تھی۔ تپسیا کے بعد رشیوں کی طبیعت میں غصہ اور تندی اکثر آجاتی تھی۔ اگر کوئی اُن کی بات نہ مانتا تو فوراً سراپ دیتے۔ یا کم از کم سراپ دینے پر آمادہ ہوجاتے تھے۔ اس ڈر کے سبب سے لوگ اُن سے کسی بات کا انکار نہ کرتے تھے۔ خواہ اُس میں اُن کی بھلائی ہوتی یا نقصان۔ وہ رشیوں سے ہمیشہ ڈرتے اور کانپتے رہتے تھے لیکن جب لوگ اُن کی تعریف اور خدمت کرتے اور اُن کے سامنے عاجزی کرتے تھے تو اُن کا دل موم بھی ہوجاتا تھا۔ (دیکھو نارد)

اب تھوڑا سا بیان اس امر کا کیا جاتا ہے کہ رشی لوگ تپسیا کس طرح کیا کرتے تھے۔ واضح رہے کہ تپسیا کا نہایت ہی سخت طریقہ ہوتا تھا۔ مثلاً ایک پاؤں کے بل یا صرف پاؤں کے انگوٹھے کے بل اور ہاتھ اوپر کئے سینکڑوں برسوں تک کھڑے رہنا۔ کسی سے نہ بولنا۔ اور نہ کچھ کھانا پینا۔ صرف ہوا کھا کر گزارہ کرنا۔ رات کی سردی اور دن کی گرمی اور بارش وغیرہ کو اپنے جسم پر ایسے طور پر سہنا گویا کہ اُن کا اثر ہی جسم پر نہیں ہوتا۔ گرمیوں کے دنوں میں پنچ اگنی تاپنا۔ بارش کے دنوں میں بارش میں کھڑے رہنا۔ جاڑے کے دنوں میں رات اور دن پانی میں کھڑے رہنا اور اپنے سانس کو بند کرنا مدت تک خاموش رہنا۔ ایسا کرنے سے رشی کے سر میں سے دھوئیں کے بادل نکلنے شروع ہوجاتے ہیں جس سے تین لوک میں تہلکہ مچ جاتا ہے۔ سر نیچے کئے ہوئے اور نظر جمائے ہوئے کھڑے رہنا ہرن یا ہرنی بنکر دوسرے ہرنوں کے ساتھ چرتے پھرنا جیسے مادھوی نے اور کندم رشی اور اُس کی بیوی ہرن اور ہرنی بنکر بن میں پھرتے تھے (مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۱۸: ۵ سے ۷ و ۲۸ و ۲۹) اور بیٹھے بیٹھے ایسی سادھنا کرتے اور دھیان لگاتے تھے۔ وہ بالکل سوکھ جاتے اور دیمک اُن کے گرداگرد اونچا گھر بنا لیتی تھی۔ ایسا کہ وہ اُس میں چھپ جایا کرتے تھے۔ صرف آنکھیں باہر نکلی رہا کرتی تھیں (دیکھو حیات۔ والمیک)

ایٹی جیڈی قصبہ کی عجیب کہانی

اور کہنے لگے کہ یہ خدا کی پیروی کرسکتے ہیں مگر اُن کو پرانی رسوم کی بھی تعمیل کرنا ضرور ہے۔ اور چونکہ شب ظلمت آموجود ہوئی ہم ہمیشہ اور اواوس اُٹھ کھڑے ہوئے کہ اُس جگہ واپس جائیں جہاں پر عبادت کے لئے مقیم تھے۔ اب جوان بھی ایجا کی تحریک سے ساتھ ہی کھڑے ہوگئے اور یکبارگی اپنے سردار سے یوں گویا ہوئے کہ ہم فقط خدا ہی کی پیروی کرینگے۔ یہ ایسا اثر پذیر نظارہ تھا کہ عمر بھر ہماری یادداشت کے ذخیرہ میں محفوظ رہیگا۔ غرضیکہ ہم گرجے تک آئے اور یہاں ایجا اور جوانوں کے ہمراہ دعا کی اور اپنے معاملہ کو خدا کے ہاتھ سونپ دیا اور اُس کی ہدایت طلب کی۔ اُس اتوار کو ہم نے تین مرتبہ عبادتیں ادا کیں اور ہر ایک عبادت میں یہ سب جوان حاضر آئے حالانکہ اُن کو یقین تھا کہ اُن پر اُن کے سردار نہایت غضبناک ہونگے۔ تب پیر کے روز جبکہ ہم دریا عبور کرکے اپنی خاص جگہ کو واپس جانیوالے ہی تھے۔ اُسی وقت وحشی باجہ کی ایک دلکش آواز ہمارے پیچھے جھاڑی سے سنائی دی۔ اور میں اور میری زوجہ کھڑے ہوکر باجہ کی آواز سن رہے تھے۔ اور نہ جانتے تھے کہ وہ کیا شے ہے۔ اُسیوقت ایک لڑکا دوڑکر آیا اور کہا کہ کیا آپ اس کو سنتے ہو میں نے کہا کہ ہاں مگر وہ کیا شے ہے اُس نے کہا کہ یہ جنگ کا گیت ہے۔ اُسکا یہی علاج تھا کہ ہم فوراً قصبہ کو لوٹ جائیں اور ہم واپس آئے اس وقت سارا قصبہ خالی پڑا ہوا تھا یہاں نہ کوئی عورت نہ کوئی لڑکی موجود تھی کیونکہ یہ سب جھاڑی میں چلے گئے تھے۔ وہاں پر حاکم اعلیٰ اور دیگر سرداران ور کتنے ہی اور لوگ صف آرائی کر رہے تھے اور جنگ کے منتظر تھے۔ اور وہ جوان بھی وہاں خدا کے لئے صف آرائی کر رہے تھے۔ خیر ہم اُن کے درمیان حاضر ہوئے اور اُن سے گفتگو کی اور آخرش اُن کو خاموش کیا اور اُن سے یہ کہا کہ تم کیا ہی ایک جاہلانہ طریق اختیار کر رہے ہو پھر جو تم کرنیوالے ہو اس سے تمہارے قصبہ پر کیسی مصیبت آپڑیگی۔ ہم پھر بیٹھ کر اُن سے سارے ماجرہ کی نسبت گفتگو کرنے لگے مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ میں نے پھر اُن کو اپنی جانب متوجہ کرکے کہا کہ کمشنر ہارکورٹ صاحب دریا کے دوسری جانب موجود ہیں اُنکو یہاں بلاؤ اور ہم اُن سے یہ سب ماجرہ بیان کرینگے جس پر وہ آخرش رضامند ہوئے اور کمشنر صاحب تشریف لائے اور اعلیٰ سردار نے اُن کو اپنے دل کی بات کہہ سنائی۔ تب صاحب نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ پادری صاحبان کر تمہارے قصبے کو خراب کرتے ہیں میں تمہاری بہ نسبت اُن کو زیادہ عرصہ سے جانتا ہوں اور اگر تم فی الحال صبر کروگے تو تم کو معلوم ہوگا کہ یہ قصبہ بجائے خراب ہوجانے کے اُنکی بدولت زیادہ بہتر بنجائیگا۔ اور اپنے نوجوانوں کو ناراض ہونیکی نسبت میں روکتا ہوں کہ کاشکہ ہماری قسمت میں ایسے اور بہت سے جوان پیدا ہوجاویں کہ وہ بھی جوان تمہارے لئے اور دوسروں کے لئے کسی وقت عزت اور فخر کا باعث ہونگے۔ یوں رفتہ رفتہ حاکم اعلیٰ رضامند ہوگیا۔ اور اُنکو اُنہیں کی مرضی پر ایک مدت کے لئے چھوڑ دیا۔ تب ایک شور برپا ہوا۔ کہ اُس جگہ کیا انتظام ہے کہ استاد آکر ہم کو ہمیشہ اسکول کی تعلیم دیوے۔ اُسیوقت ایک نے کہا۔ کیا ایجمٹ واپس نہیں آسکتا ہے میں نے ہارکورٹ صاحب سے کہا کیا آپ اس بات کی کوشش میں رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ ایسی بہت سی باتوں میں میں آپ کو مدد دینا چاہتا ہوں۔ مگر میرا خیال ہے کہ میں ایجمٹ کو آپ کے لئے چھوڑ نہیں سکتا ہوں اُس پر میں اعتماد رکھتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرا بڑا مددگار اور نیز ایمان دار ہے۔ میں نے کہا کہ میں آپ کے کام اُلٹ پلٹ کرنے نہیں چاہتا ہوں مگر کیا آپ اُن کی پکار کو سنتے ہیں کہ نہیں۔ تو بھی دیکھونگا کہ میں اس کام میں کیا کچھ کرسکتا ہوں۔ شاید کوئی دوسرا شخص مجھ کو اس کام کے لئے دستیاب ہوسکے (باقی آئندہ)

خالص محبت

خالص محبت وہ محبت ہے جس میں کسی قسم کا لالچ نہ پایا جائے ذریعہ حصول بجز خداوند یسوع مسیح کی شاگردی ناممکن امر ہے کیونکہ آپ ہی اس چشمۂ فیض کے منبع ہیں جنکی بابرکت وجود سے مثل لمعان شمس جلوہ فگن ہو رہی ہے۔ طالب صادق سے اسکا رشتہ ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ کوئی دنیاوی ذریعہ اس کو زائل نہیں کر سکتا۔ بلکہ روز بروز ترقی کرتی چلی جاتی ہے اور ایسی نفیس اور اعلیٰ ہے کہ محبت مجازی نہ تو اس کے ہم پلہ ہے اور نہ ہی اسکی ہمسری کر سکتی ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بائبل شریف سے مشتے نمونہ از خروارے۔ اقتباس کرکے پیش کرتا ہوں جو محبت میں ایسے سرشار اور غرقاب تھے کہ دنیا انکی نگاہ میں ہیچ تھی۔ وہ اپنے محبوب میں تھے اور محبوب اُن میں تھا

حضرت حنوخ پر غور فرمائیں۔ یہ طالب صادق اپنے محبوب کی محبت میں مبتلا ہو کر دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کا نہ تھا۔ خدا تعالیٰ ہی کیساتھ رہتا تھا۔ دریائے رحمت اس محب پر ایسے موجزن ہوئے کہ دنیا سے آپ کا رفع الی السماء ہوا۔ اور خاص حضوری میں درجہ من المقربین پا گیا۔ دیکھو کتاب پیدائش۔

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جد انبیاء آلٰہی محبت میں ایسے مست تھے کہ جنہوں نے آلٰہی فرمان کی خاطر اپنے دلبند کو قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔ بلکہ حلق پر خنجر آبدار رکھ ہی دیا ہوتا اگر فرشتہ نہ روکتا۔ سچ ہے۔

عشق ذاتِ آنشود کہ باشد دل
سوئے حق خالی از غرض و مائل۔

اس محبت کی جزا یہ ملی کہ آپ تمام ایماندارونکے باپ قرار پائے اور تمام برکتیں آنیوالی آپ ہی کی نسل میں تھیں جن میں وہی مبارک جو آپ کا ثناخواں ہوا اور جس نے گردنکشی کی مثل ابلیس ملعون ہوگیا۔ آپ کی تعریف میں قرآن یوں شہادت دیتا ہے "اِنّی فَضَّلتُکُم عَلَی العَالَمِین" یعنے آپ کی اولاد تمام زمانوں میں بنی آدم پر فضیلت رکھتی ہے۔ یہ سب صلہ بے ریا محبت ہی کا تھا۔ بیشک اُن کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا پر منحصر تھی۔

۳۔ حضرت ایوب کو دیکھئے۔ خالص محبت ایسی ہی ہوتی ہے مال و زر۔ گدھے بیل۔ اونٹ گائیں۔ آل اولاد سب کی سب برباد ہو گئیں لیکن صابر نے دم نہ مارا اور نہ ہی محبت محبوب کی کم ہوئی جیوں جیوں آتش آزمائش ترقی پکڑتی تیوں تیوں محبت آلٰہی مثل بحر دل صادق میں موجزن تھی حتی کہ ہڈیاں آپ کی ناسوروں کے باعث گل رہی تھیں لیکن محبت آلٰہی میں کسی طور کی کمی نہ ہوئی اور دنیا میں صابر نام پا گئے۔ واہ کیا ہی کہنے ہیں اس محبت کے۔ دیکھو کتاب ایوب۔

۴۔ ذرا حضرت دانیل علیہ السلام پر بھی غور کیجئے۔ شاہ بابل کی طرف سے حکم نکلا کہ بجز میرے ایک ماہ تک کسی معبود کی عبادت و پرستش میری تمام قلمرو میں نہ کیجائے لیکن وہ عاشق صادق شاہ عظیم کے حکم کا شنوا نہ ہوا۔ وہ تو اپنے حقیقی شہنشاہ کا محب تھا۔ اور اُس کی محبت میں ایسا چور چور تھا کہ باوجود وزیر اعظم ہونے کے دن میں تین بار احکام شرعی کے موافق اپنے محبوب کی عبادت و پرستش کیا کرتا تھا۔ مخالفوں نے آلٰہی عبادت کرتے ہوئے پکڑ لیا۔ آپ شیروں کی ماند میں بھی ڈالے گئے۔ لیکن بمدد کردگار صحیح و سالم نکلے۔ لیکن بہ سبب تقاضائے محبت حقیقی ہی کا تھا۔ بندہ خدا مصیبت پر غالب آیا۔ اے ناظرین محب صادق اللہ ہی کی محبت کو سب باتوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور ہر تکلیف میں وہ اُن کیساتھ ہوتا ہے جیسا فرمایا جس کے پاس میرے حکم ہیں اور وہ اُن پر عمل کرتا ہے۔ وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ہی میرے باپ کا پیارا ہوگا۔ اور میں اُس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرونگا۔ یوحنا رسول کی انجیل ۱۴: ۲۱

۵۔ اعمال الرسل کی کتاب میں بہت سے صادق شہدا کی اور فدایوں کا ذکر ہے۔ جن میں سے فقط ایک کے بیان پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ وہ حضرت پولوس علیہ السلام ہیں دیکھیو وہ اپنے مولیٰ کی محبت میں کیسے مبتلا ہوئے۔ شب و روز محبت کے پیالے بھر بھر کر پی رہے ہیں۔ رنگارنگ مصائب کا مقابلہ کیا اور پھر بھی باوجود اس قدر مصیبتوں کے یہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی چیز خداوند یسوع سے جدا نہیں کر سکتی۔ نہ کال نہ وبا۔ نہ موت۔ نہ تلوار۔ بلکہ یہ وہ ذرائع ہیں جن سے میری محبت درجہ تکمیل پاتی جاتی ہے۔ آپ اُسی کی محبت میں ملک روم میں شہید ہو گئے۔ اور محبت خالص پر اپنے خون سے مُہر لگا دی۔ ویسے ہی ہزاروں نے کیا جن کے بیان کی گنجائش اس جگہ نہیں۔ دیکھو تواریخ کلیسیا۔

اگر ہم زبانی محبت کا دم مارتے ہیں اور فعلی طور پر مطلق ظاہر نہیں کرتے تو اس میں کیا شک ہے کہ ٹھنٹھناتے پیتل جھنجھناتی جھانجھ ہیں۔ اور اگر اس سے خالص محبت رکھتے ہیں تو آسمانی سلطنت میں شہزادے اور شہزادیاں ہیں۔ فقط۔

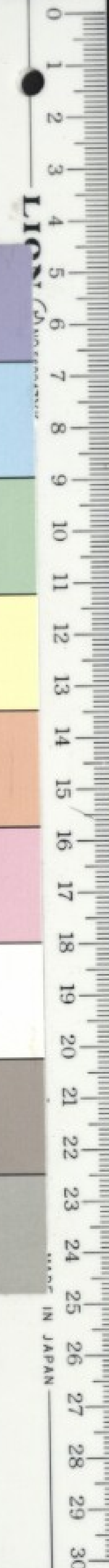
الراقم یوسف مسیح کیشی کیسٹ ایس پی جی مشن جموں ریاست

غلط نامہ

نورافشاں کی گذشتہ اشاعت میں جو بندہ کا تصنیف کردہ نوحہ بر وفات حسرت آیات حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم شائع ہوا ہے افسوس ہے کہ اُس میں کاتب صاحب کی عنایت تصحیح کی بے توجہی سے کئی فاش غلطیاں ہو گئی ہیں لہذا التماس ہے کہ ناظرین انکو درست کر کے حسب ذیل پڑھیں۔

۶ چھٹواں بند مصرعہ ۲: لب پہ وہاں ترانے ہیں یاں لگائے ماتم
۸ آٹھواں بند مصرعہ ۱: پہلو میں ٹکڑے ٹکڑے ہے قلب ناتواں کے
۹ نواں بند مصرعہ ۵: ظالم قضائے تونے ارمان سب ہمارے
۱۲ بارہواں بند مصرعہ ۲: اور ہے قضائے مُحترم پایان کار ہستی۔
۱۴ چودھواں بند مصرعہ ۲: کیوں کر کے چھین دیا تو تاج شہی کو خالی
۲۰ بیسواں بند مصرعہ ۱: اک عید جاں گسل ہے تیرا پیام رحلت

العارض پیارے لال شاکر میرٹھی از الہ آباد



بھوپال کے تالاب پر خداوند یسوع کی بشارت

عرصہ سے میں دیکھتا ہوں کہ بھوپال کے تالاب پر مختلف فرقہ اور مذاہب کے لوگ اس میں غسل کرنا فرض منصبی سمجھتے ہیں جس طرح یہودی بیت حسدہ کے حوض میں نہانا یا غسل کرنا ہر عید میں یا اور وقتوں پر عمل میں لایا کرتے تھے۔ یہ حوض اُن کے واسطے کچھ صحت کا باعث تھا جیسا یوحنا رسول کی انجیل ۵: ۳، ۴ میں مرقوم ہے۔ ہمارا خداوند مسیح . . . بیت حسدہ کے حوض سے بڑھکر ہے۔

اگرچہ یہ تالاب باشندگان بھوپال کے لئے جو معمولی طبقہ کے لوگ ہیں نہایت مفید اور فائدہ مند ہے۔ ظاہری صفائی جو جسم سے علاقہ رکھتی اُس کے ذریعہ سے پوری ہوتی اور ہر طرح کے . . . . . سیر و شکار کے لئے عمدہ تالاب ہے جس میں چینہ و بینہ بکثرت پائے جاتے۔ گاہے گاہے مچھلیوں کی شکار بڑی خوبی و اسلوبی کے ساتھ کی جاتی۔ اردگرد کے مچھوئے جمع ہوکر بکثرت مچھلی پکڑتے اور اسکے بیوپار سے اپنی جسمانی خوراک زیادتی سے حاصل کرتے وسعت اس تالاب کا قریب بارہ میل اب رہ گیا ہے کسی زمانہ میں اسکی لمبائی بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے۔ گاہے گاہے باشندگان بھوپال سے روایت ہے کہ اب نصف سے بھی کم رہ گیا ہے۔ بکثرت سیلاب کے پر ہوگیا۔ اس پر سدہ زمین میں بارہ موضع آباد ہیں اور اسٹیشن ریلوے بڑگوہ پر سدہ زمین تالاب میں بنا ہے۔ یہ جگہ خداوند کی خدمت کرنے کے واسطے بہت ہی اچھی ہے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسیحی بشارت ہمارے لئے بہت مشکل ہے کہ بھوپال میں علانیہ طور پر مسیحی خداوند کی منادی کریں اس لئے ہم کو ابھی تک بازار محلہ وغیرہ کی منادی یا عام طور پر کھوئے ہوئے راستوں میں انجیل کا پیغام پہونچانا سخت ممانعت ہے تو بھی خداوند کی مدد سے بشارت کا کام نہایت خوش اسلوبی کیساتھ چلتا ہے اگرچہ نواب بیگم صاحبہ کی خیالات مرضی نہیں تو بھی اس کام کے لئے ذریعہ مقرر کئے ہیں۔ . . . ریڈنگ روم جو کرسچن نام نامزد ہے وہ نیز ملاقات سیر و تماشہ ایک روز شام کے وقت بھوپال تالاب . . . . دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جو نہایت وسیع تالاب ہے ہر دو جانب کوہ بندھیاچل کی پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے اس پر بھی وہ تمام دنیا کے تالابوں سے حسین و خوبصورت ہے دیکھنے یا سیر کرنے سے پژمردہ دل شگفتہ ہوتے ہیں۔ بلکہ رنج و غم کی حالت میں یہ تفریح کا مقام ہے جس روز کا میں ذکر کرتا ہوں وہ نہایت سہانا سماں تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کچھ مینہ کی پھوار پڑ رہی تھی۔ قوس و قزح دھیمی دھیمی شعاعوں سے چمک رہی تھی۔ کچھ جلوہ روشنی کو روپہلا اور اُن کی اٹکھیلیاں لہروں کا تلاطم۔ یہ سب لبھانے والی ادائیں تھیں۔ ایک جانب ہرے بھرے درختوں پر پرندے چہچہاتے شاخ گل پر بلبل جھومتی۔ کوئل کی کوکو پپیہے کی پی پی ہو کا شور یہ سب تالاب کے زیورات ہیں۔ جنکے باعث وہ اپنے حسن میں خود آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ علاوہ ازیں تالاب کی لہریں۔ اس حسن و خوبی کے ساتھ نمایاں ہوتیں کہ یکایک دل میں جوش پیدا ہوتا تھا کہ اپنے نجات دینے والے خداوند مسیح کی بشارت ان تماشائیوں کے گوش گذار کی جائے جو نہایت ہی حسن و خوبی کا مخزن بلکہ زندگی کی لہروں اور دنیا کی نجات کا سمندر ہے۔

جیسا کہ کوہ کلوری کی گھاٹیوں سے ابدی تالاب یا چشمہ عین نظارہ کے وقت ظاہر و نمودار ہوا جس کا ذکر یسعیاہ نبی پیشگوئی کے طور پر فرماتے ہیں۔ دیکھو یسعیاہ ۱۲: ۳ سو تم خوش ہو کر نجات کے چشموں سے پانی بھروگے۔ دیکھو یوحنا ۴: ۱۴ جو کوئی وہ پانی جو میں اُسے دونگا پئے وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔ بلکہ جو پانی میں اُسے دیتا ہوں۔ اس میں پانی کا سوتا ہو جائیگا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہیگا۔ یوحنا ۴: ۱۴ تک۔ اس چشمہ یا تالاب کے سامنے بھوپال تالاب کی لہریں اور اس کی تمام حسن و افزائش کچھ بھی نہیں۔ اگرچہ پانی کی لہریں اپنی موج میں منظر معلوم ہوتی تھیں۔ اُن کا وسیع تالاب میں بڑھنا اور پھیلنا . . . یہی نظارہ کا سبب تھا۔ یہ انکا بڑھنا اور پھیلنا خود ان کی قابلیت نہ تھی۔ صرف ہوا کا باعث تھا۔ ابھی ہم یک نظر سے پھیلتے اور بڑھتے دیکھتے ہیں تھوڑی دیر میں انکو غائب پاتے جو نہ معلوم طریقے سے . . . . نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔ صرف سطح آب کے کچھ نظر نہیں آتا ان لہروں سے بنی آدم کی زندگی کا فوٹو بڑی صفائی کیساتھ نمایاں ہوتا بنی آدم کی زندگی ایک گھاس کا پودا یا پانی کی لہر ہے جس کو بڑھنے اور پھیلنے کی صفت حقیقی قادر نے اپنی حکمت ازلی سے عنایت کی ہے کبھی ہم اس زندگی کو بڑے عیش و نشاط میں پاتے اور ہر قسم کے حسن و افزائش میں بے نظیر تھوڑے عرصہ میں نہ معلوم طریقے سے فنا فلا کا نظارہ معلوم کرتے جس کے لئے ہمارے خداوند کا مقولہ ہے جو . . . . لوقا رسول اپنی انجیل میں قلمبند فرماتے ہیں کہ بنی آدم حقیقی باتوں اور دنیا کے نظاروں میں کچھ امتیاز حاصل کرے دیکھو لوقا ۱۲: ۱۹-۲۱ تک۔ غرضکہ دنیا کی چیزوں اور بنی آدم کا یہ حشر ہے جس کو آج ہم ہوتے پھیلتے دیکھتے کل اُس جگہ سوائے خار کے کچھ اور نظر نہیں آتا۔ جو متی رسول اپنی انجیل میں فرماتے ہیں متی ۶: ۲۹-۳۰ آج ہم اس تالاب اور لہروں کو دیکھتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد فنا فلا کا . . . . سبق پڑھیگا۔ نہ تالاب ہوگا۔ نہ لہر رہیگی۔ نہ یہ خان چمن ہونگے۔ جو آج کوہ بندھیاچل کے درختوں کی ہری بھری شاخوں میں جنگل ہو رہا ہے۔ دیکھو مرقس کی انجیل ۱۳: ۱، ۲ جب وہ ہیکل سے باہر جاتا تھا۔ اُس کے شاگردوں میں ایک نے اُس سے کہا اے اُستاد دیکھ کیسے بڑے پتھر اور کیسی بڑی عمارتیں ہیں۔ ۲ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ تو ان بڑی عمارتوں پر نگاہ کرتا ہے۔ پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جائیگا۔ اس پورے باب کے پڑھنے سے حقیقی حالت ظاہر ہو جائے گی۔ اے میرے پیارے تماشا بینو میں تمہیں خداوند کا واسطہ دیکر روحانی صفائی کے لئے التماس کرتا ہوں کہ تم اتنی بڑی نجات میں شامل ہو۔ جو خداوند یسوع کی معرفت تم کو ملتی ہے۔ وہ بلاتا اور سمجھاتا ہے۔ دیکھو متی ۱۱: ۲۸ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا ۱۱: ۲۹-۳۰ میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے

خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے۔ کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔ دیکھو پولوس رسول کا خط بنام فلپیوں ۲: ۶ کہ اس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا۔ فلپیوں ۲: ۷: ۸۔ لیکن اس نے آپ کو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپ کو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ باقی آئندہ

آپکا خادم [illegible] کے سپال۔ میجر جسٹن۔ ریڈنگ روم فرنیڈ مشن بھوپال۔

ڈیر اڈیٹر صاحب۔ امید ہے کہ آپ اس خط کا جواب جو نور افشاں کے نام ہے ضرور دینگے۔ اگر نظم میں جیسی تو [illegible]

نُور افشاں کے نام

دیکھ میدان عقیدت میں اندھیری ہو ظلمت / نور سے اپنے نور اللہ کے اُجالا کر دے
جل نہ جائے کہیں دل باطل وہ لگا دے آتش / اپنی تہذیب کا گھر گھر میں تو چرچا کر دے
تیرگی دہر کی لمحے سے مٹا دے اپنی / خاک کے خطے کو تو آسماں پیدا کر دے
پھونک وہ صور کہ زندہ تن بیجاں ہو جائے / طور کی شاخ کو اک دم ید بیضا کر دے
بار سب اہل جہاں کا تو اٹھا لے سر پہ / حُب قومی کا نشاں اور تو اونچا کر دے
تنگ کر منزل مقصود کی طولانی کو / قطع ہر گام پہ دوری کا تقاضا کر دے
مخزن علم کے [illegible] تو پہلو میں / دفتر معنی کے اسرار ہویدا کر دے
ڈوب جائیں نہ زمانہ میں کہیں اہل ہنر / بحر پُر آب کو بے مایہ قطرہ کر دے
بزم عالم میں تو اک شمع فروزاں بنجا / مثل پروانہ ہمیں وقف تماشا کر دے
فتح اعدا کی تو بلغار سے مت ہو غافل / بڑھ کے اک فوج جہاں قلعہ کا [illegible] کر دے
ہاں نصیبوں پہ محبت کے تو برسا گوہر / ابر صفت ہر اک دل کو تو سیراب کر دے
نور افشاں ہو جو کرے تو تقاطر نوری کا / جاری عالم میں اک نور کا دریا کر دے
ساری اقوام کو سکھلا دے سبق مہر و وفا کا / نقش تعلیم کو آئینۂ فردا کر دے

نالۂ ہست کہ تنہا سخن از جاں باشد
عالمے ہست کہ در دل ہمہ جاں باشد

تائب لودیانوی۔ حال مقیم بٹالہ

ماتمی نظم

در وفات حضرت شہنشاہ گردون جاہ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہٗ

من تصنیف احقر ایم۔ ایل۔ اشرف [illegible] ضلع جھنگ

سچ بتا انگلینڈ کیوں جو بن ترا جاتا رہا
چار سو چھائی ہے تیرے کیسی ماتم کی گھٹا

ہند بھی مُشترک ہو تیرا جلد دے اس کا پتہ
کیا بلا آئی ہے تم پر جو یہ لی صورت بنا

سرنگوں جھنڈے قلعوں کے تم نے سب کیوں کر دیے
تاج شاہی کے نشاں کیسے بکھر گئے کیا ہو گئے

بیکسی چھائی ہے کیوں سب دفتر و دربار میں
ہو کا عالم ہو رہا ہے بستی و بازار میں۔

باد خزاں سی چل گئی ہے گلشن و گلزار میں
مُردنی سی چھائی ہے کل شہر اور دیہات میں

کون سی وہ آنکھ ہے کہ آج جو پُرنم نہیں
کسکی زلفیں ہیں کہ جو بکھری نہیں برہم نہیں

افسران ملکی و فوجی ہیں کیوں کرتے الم
اور جملہ لاٹ صاحب ہیں مبتلائے رنج و غم

کُل رعایا سب جگہ کیوں پھرتی ہے باچشم نم
افسران ریل نے بھی کھائی ہے کچھ چوٹ غم

ناگہاں آئی ولایت سے جو اک ارجنٹ تار
چل بسا ایڈورڈ ہفتم عدل گستر شہریار

اے اجل سفاک تو نے کس واسطے ایسا کیا
کون سی اپنی کمی کو شاہ سے پورا کیا۔

حیف کھانسی تجھ پہ ہے کیوں حکم تو لائی بجا
اور سوزش سینہ نے ساتھ تیرا کیوں دیا

مل ملا کے تم سبھوں نے کام پورا کر لیا
مرغ ہجرت شاہ کا ہم سب کو آخر دے دیا

ہے رعایا ہند اور انگلینڈ بے حد بے قرار
سارا شاہی خاندان گریہ کناں ہے زار زار

ہائے سو گیا ایڈورڈ ہفتم شاہ عالم باوقار
باقی ہے لطف و کرم اب شاہ عادل نامدار

رنج و غم اندوہ حرماں دل میں مہماں رہ گئے
جس قدر ارمان تھے آخر پریشاں ہو گئے

نو برس تو شاہ عالم یہاں شاہی کیا
پر کر گئے ہیں کام ایسے بے نظیر و بے بہا۔

دنگ ہو کر رہ گئے جتنے تھے یورپ کے شہا
پیس میکر کا لقب ان سب سے حاصل کر لیا

نام اپنا تا قیامت وہ تو روشن کر گئے
اپنے بچوں کے لئے بے حد نظیریں رکھ گئے

تھی رعایا بہت پیاری تم کو اے شاہ جہاں
پھر کون سی تقصیر پر ہو گئے سب سے نہاں

ڈھونڈتے پھرتے ہیں سب پر کچھ نہیں ملتا نشاں
گریہ سب کر رہے ہیں واسطے تیرے فغاں

یک بیک آئی فلک سے یہ ندا مت رو و تم۔
دی گئی شاہی انہیں ہے خلد کی با صد حشم۔

غزل

مسیحا ہے فقط اک یار اپنا / وہی مونس وہی غمخوار اپنا
کیا بند گنہ نے مجھکو آزاد / خلوص دل سے ہے اقرار اپنا
حیات دائمی جینے سے پیار / یہ مژدہ ہے سرِ بازار اپنا
بہایا خون کل عالم کی خاطر / عجب ہے رحمدل سردار اپنا
چلیں اُسکے اگر نقش قدم پر / تسلی بخش ہو اطوار اپنا

مسیحا نذر خداکر کی ہو مقبول
میں لایا ہوں دلِ بیمار اپنا۔

نیازمند ٹامس شیرنگ خداکر (میرٹھی)

ملک کنعان کی سیر

پرانے سمرون کے پتھروں کو لیکر اب ایک نیا گاؤں آباد ہوا ہے اس کے اندر ایک بہت بڑا پرانا گرجا ہے۔ جو تین حصوں پر منقسم ہے۔ اور سارا سقف نہیں۔ اس کے دو حصوں میں اب دو مسجدیں ہیں۔ اس کے نیچے ایک تہ خانہ ہے۔ جس کو دیکھنے کے واسطے ہم نیچے اترے۔ اُس کے اندر تین قبریں ہیں۔ ایک حضرت الیشع نبی کی دوسری عبدیاہ نبی کی۔ تیسری یوحنا بپتسمہ دینے والے کے مبارک بدن کی سر کی تربت جیسا کہ اوپر بیان ہوا دمشق میں ہے۔ کھنڈرات میں سے ہیرودیس بادشاہ کا جس نے یوحنا کا سر کٹوایا تھا پتھر کا بت نکلا ہے وہ ایک مسجد کے کمرے میں رکھا ہوا ہے۔ اسکے پاس پتھر کے ایک مینڈھے کا بت بھی دھرا ہوا ہے اور یہ بھی کھنڈرات کے کھودنے سے دستیاب ہوا ہے۔ رات ہم سکم میں رہے دوسرے روز سکم سے ہم کو پھر گاڑی ملگئی جو یروشلم سے بذریعہ تار منگوائی گئی تھی۔ راہ میں دور تک پرانے سکم کے کھنڈرات تھے جب ہم جا رہے تھے تو دور سے حضرت یوسف کا مقبرہ نظر آیا۔ یعقوب کا کنواں سڑک سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا۔ سو ہم گاڑی سے اُترکر اُس کے دیکھنے کو گئے اس کنوئیں کے احاطہ کے گرد چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ کسیوقت اس کنوئیں کے اوپر بڑا عالیشان گرجا تھا۔ جسکے اب صرف ستون ہی ستون باقی ہیں۔ مگر ایک چھوٹا سا چیپل اب بھی موجود ہے وہ گریک چرچ والوں کی ملکیت ہے۔ کنواں اب بالکل خشک ہے ۷۵ فٹ گہرا ہے۔ اُس کی گہرائی دیکھکر وہ وقت اور زمانہ اور حالت آنکھوں کے آگے پھر گئی۔ خداوند یسوع کا کنوئیں پر آکر بیٹھنا۔ سامری عورت سے پانی مانگنا اور اس کا یہہ کہنا کہ کنواں گہرا ہے اور کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے۔ دیکھو انجیل یوحنا چوتھا باب۔ خشک کنواں دیکھکر خیال آیا کہ یعقوب کا کنواں سوکھ گیا۔ مگر آب حیات کا سوتا جو کل عالم میں جاری ہے۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

یتیموں کی پرورش

یتیموں کو جو دکھ دیتے ہیں وہ تکلیف پاتے ہیں
ہزاروں آفتیں سہتے ہیں غم پر غم اُٹھاتے ہیں۔
یتیموں کی جو کرتے ہیں مدد وہ سکھ اُٹھاتے ہیں
عذاب آتش دوزخ سے بچتے خُلد جاتے ہیں
سجاتے کوٹھیاں بنگلے بناتے عیش اُڑاتے ہیں
پر ان کی پرورش سے آپ کیوں جی کو چُراتے ہیں
یہ وہ بچے ہیں بن ماں باپ جن کا حال ابتر ہے
بچارے رات دن آنکھوں سے یہ آنسو بہاتے ہیں
یتیمی ہیں سوا اس کے خدا ان کا نہیں کوئی
لہو کو رات دن پیتے ہیں غم ہر وقت کھاتے ہیں
انہیں سمجھو اپنے بچوں کے تصدق دیجئے للہ
یتیم ناتواں دیکھو وہ جھولی کو اُٹھاتے ہیں
اگرچہ باپ ماں ان کے نہیں کوئی بھی اب زندہ
مگر اے قوم پھر بھی یہ تیرے بچے کہلاتے ہیں۔
سمجھ کر اپنے بچے پرورش کر قوم تو ان کی۔
وگرنہ کوئی دم میں غیر کے ہاتھوں میں جاتے ہیں
یتیموں کے لئے گاڑھا ہی لیتے آئیے صاحب
اگر اپنے لئے آپ اطلس و کمخواب لاتے ہیں۔
انہیں اے قوم اپنا جان کر اپنی پناہ میں لے
نہیں یہ غیر کے بچے یہ تیرے ہی کہلاتے ہیں۔
تری محنت کو پائیں گے جگہ اعلیٰ بہشتوں میں
قمر ان کو کھلا کر آپ پیچھے سے جو کھاتے ہیں

چھدامی لال قمر طبیب گوروکل۔
مقیم دفتر مارٹنڈ لاہور۔

مضامین

حب الوطنی

ہم ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے ہموطنوں نے کئی ایک صدیوں کی سستی اور غفلت کے بعد اب جاگنا شروع کیا ہے اور ترقی کے راستہ میں قدم رکھا ہے لیکن جیسے کہ ایک نوجوان کی زندگی میں وہ وقت نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ جبکہ وہ سن بلوغت کو پہنچتا ہے۔ اور اگر اس وقت اسے نیک صلاح اور دوست نہ ملے تو وہ اپنے آپ کو تباہ کرلیتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جب کوئی قوم جوانی کے ایام میں داخل ہوتی ہے تو اُس وقت سخت خطرہ رہتا ہے اور کسی اچھے صلاحکار کی عدم موجودگی میں اس سے بہت سی نامناسب کارروائیاں سرزد ہوتی ہیں۔ حب الوطنی کے نام پر بہت سی ایسی باتیں کیجاتی ہیں جنہیں دیکھکر دوستداران قوم کے سر نیچا کرنا پڑتا ہے۔ اور جن کے سبب سے ملک کی ترقی کو سخت دھکا لگتا ہے۔

جوانی کے جوش میں کئی بار نوجوان لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ کیا درست ہے اور کیا غلط ہے۔ جو خیال اُنکے دل میں اُٹھتا ہے اُسے وحی سمجھ کر اُس کی پیروی کرتے ہیں اور حب الوطنی جیسے مبارک اور پاک لفظ کی وقعت کو کم کرتے ہیں۔ انہیں یہ تجربہ نہیں کہ ہمارے افعال سے کیسے غلط نتائج پیدا ہونگے۔ اُن کے دماغ میں جو ایک دفعہ سما جاتا ہے اس سے وہ ایک انچ اِدھر اُدھر ہونا گویا اپنے اصول سے منحرف ہونا سمجھتے ہیں جسے آج کل حب الوطنی سمجھا جاتا ہے۔ وہ ہرگز حب الوطنی نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے ملک کی ترقی کے راستہ میں کانٹے بونا ہے۔ ہم زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ کبھی کسی ملک کی ترقی ناجائز اور ناپاک کارروائیوں سے نہیں ہوسکتی۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

بمبئی کا اسلامی یتیم خانہ

ہم یہ سنکر خوش ہوئے کہ مسٹر ایس ایم ایڈورڈس کمشنر پولیس بمبئی کو اسلامی یتیم خانے کی تحریک میں پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اب لاوارث لڑکیوں کی پرورش کا پورا انتظام ہو جاویگا۔ ۷۰ ہزار روپے نقد جمع کرکے مسٹر ایڈورڈس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان شریف نے فرنیچر مکان کے لئے مفت حوالے کیا ہے۔ ایک صاحب نے ماہوار چندہ مقرر کر دیا ہے۔ اور تیسرے صاحب نے غربا رہنے کی ایک چال نذر کر دی ہے کہ جس سے ماہوار آمدنی وصول ہوگی۔ اس یتیم خانے میں علاوہ مذہبی تعلیم کے سلائی بارچی گیری اور لکھنا پڑھنا سکھلایا جاویگا۔ ایک وقف نامہ طیار ہو رہا ہے اور ایک کمیٹی مرتب ہو رہی ہے جو یتیم خانہ کے انتظام اپنے ہاتھوں میں لے گی۔ بمبئی کے مسلمانوں کی فیاضی قابل تعریف ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان کے دیگر حصص کے ہندو اور مسلمان اہل بمبئی کی تقلید کرینگے۔

(ہندوستان)

مصنوعی چاندی

جس چیز کے لئے ہندوستانی ہزارہا سال سے سرگرداں ہیں اور جس نسخہ کے حصول کے لئے وہ سادھوؤں کی پیروں کی دھوون اٹھا رہے ہیں۔ اب وہ سائنس کی بدولت عنقریب ہاتھ آنیوالا ہے۔ امریکہ کے صوبہ پنسلوانیا کے شہر سکیرپس کے رہنے والے مو آکو لانگ نے جو امریکہ میں بہت بڑی شہرت کے سائنسدان سمجھے جاتے ہیں۔ ایک نسخہ نکالا ہے جس سے وہ سات مختلف کم درجہ دھاتوں محض ادویہ کے زور سے چاندی بناتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نسخے کا پیٹنٹ مانگا ہے۔ جس وقت پیٹنٹ حاصل ہو جائیگا وہ پبلک کو اپنے دیانت کے نتیجہ سے آگاہ کرینگے اور بتلادینگے کہ کیونکر انہوں نے یہ حیرت انگیز نسخہ حاصل کیا ہے۔ (د۔د)

اسلام کا اچھوت جاتیوں پر دھاوا

ہندوؤں نے اپنے ہی بھائیوں کی جن کی تعداد چھ کروڑ تک پہنچتی ہے اچھوت قرار دیکر اور اپنی برادری سے خارج کر دوسرے مذاہب کو حوصلہ دیا ہے کہ وہ انکو اپنی طرف لانے کی کوشش کریں۔ عیسائی پادری تو ان جاتیوں کے اندر کام کر ہی رہے تھے لیکن اب مسلمانوں کو بھی خیال آیا ہے۔ چنانچہ مولوی عزیز مرزا صاحب بی۔ اے سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ نے ہمعصر نیر اعظم کے ایک مضمون میں اشاعت اسلام کی بابت یہ رائے قائم کی ہے کہ ہندوؤں کی نیچ اور اچھوت جاتیوں میں جیسا عیسائی مشنریوں کو اپنے مذہب کی اشاعت میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے تو اسلام کو تو اس سے زیادہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کے مذہب میں چھوت چھات نہیں پائی جاتی۔ بلکہ سارے مسلمان خواہ کسی حیثیت اور حالت کے ہوں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور مساوات کا درجہ رکھتے ہیں گویا کہ امید رکھنی چاہئے کہ اب اسلام کا دھاوا ان جاتیوں پر ہوگا۔ ہندو تو عیسائیوں کا دعوے برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اس نئی مصیبت کا کیسے مقابلہ کرینگے۔ اور کر بھی کیسے سکتے ہیں جب تک ان کو عملی طور پر اپنا بھائی تسلیم کرنے کو طیار نہ ہوں۔ آج شاید ہندو محسوس نہ کریں۔ لیکن وقت آئیگا جب وہ سمجھیں گے کہ چھ کروڑ منشوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دینا ایک نقصان عظیم ہے۔ لیکن کہیں سے

اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

والا معاملہ پیش نہ آئے۔

(پرکاش)

حیدر آباد میں کوڑھی خانہ

حضور نظام دکن نے حیدر آباد میں ایک کوڑھی خانہ کی تعمیر کے لئے منظوری دیدی ہے۔ اور ریاست کے جوڈیشل سکرٹری اور حیدر آباد کے میونسپلٹی کے افسر حفظ صحت وغیرہ کو جگہ کے انتخاب کے لئے حکم ہو گیا ہے۔ چونکہ روپیہ وغیرہ اور سامان تعمیر موجود ہے۔ اس لئے توقع امید کی جاتی ہے کہ جگہ کے انتخاب ہو جانے کے بعد کوڑھی خانہ کی تعمیر شروع کر دی جاویگی۔ حضور نظام کی یہ فیاضی واقعی قابل داد ہے۔ (د۔د)

مکتی فوج کی کوشش

مکتی فوج کی طرف سے بکھی دائرہ جرائم پیشہ قوم کی اصلاح کے واسطے جو صنعت کا کارخانہ اور مدرسہ کوٹ ٹکسال ضلع سیالکوٹ میں قائم ہوا ہے۔ ۲۴ ماہ جون کو اس کا افتتاح ہوا تحصیلدار صاحب نے رسم ادا کی۔ وہاں نجاری بافندگی۔ وردی سازی اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کا ہنر سکھایا جاویگا۔ اس قوم کے بچوں کے واسطے ایک مدرسہ بھی کھولا ہے۔ ان کا شمار ۲۵۰ ہے۔ (د۔د)

اعلان تخت نشینی

اعلان تخت نشینی کی ترمیم کی غرض سے جو مسودہ ہوس آف کامنز میں پیش ہے۔ وہ تیسری مرتبہ ۳۸۳ رایوں سے بخلاف ۴۲ کے پڑھا گیا۔

مسٹر اسکوئتھ نے نئے اعلان کی عبارت پڑھکر سنائی جو حسب ذیل ہے:۔

"میں صدق دلی اور متانت کے ساتھ خدا کے حضور میں عرض کرتا شہادت دیتا اور اعلان کرتا ہوں کہ میں پروٹسٹنٹ کلیسیا کا ممبر ہوں جو قانون کی رائے سے قائم ہے میں حسب منشا آئین تخت کیواسطے

پروٹسٹنٹ جانشین قائم گردونگا۔ اور حتی المقدور اور قانون کے مطابق اسی آئین کو قائم اور برقرار رکھونگا"۔

مسٹر بالفور نے اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ مسٹر ریڈمنڈ لیڈر نیشلسٹ گروہ نے کہا یہ مبنی بہ انصاف ہے جو مدت کے بعد عمل میں آیا۔

واضح ہو کہ تخت نشینی کا پرانا اعلان رومن کیتھولک عیسائیوں کی دلشکنی کا موجب تھا۔ اس میں اُنکی حسب منشا ترمیم کر دیگئی۔

(الہدایت دہلی)

ایک نئی قسم کا تعصب

{ اپنے ہم مذہبوں کی ناجائز حمایت کرنا }

اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو جائز حقوق سے محروم کرنیکا نام تعصب ہے۔ اس تعصب کی ناگوار مثالیں ہم ہر روز سنتے رہتے ہیں۔ لیکن حال میں ایک واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو ایک مسلمان کاتب کی عجیب و غریب ذہانت کا کرشمہ ہے اور جس کی ایجاد کا شہرہ متعصب کاتب کے سر عرصہ دراز تک رہیگا۔ ہمعصر آریہ مسافر جالندھر بابت ماہ مئی جو حال میں موصول ہوا ہے۔ اس میں معذرت کے عنوان سے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔

رسالہ آریہ مسافر کے مسلمان کاتب نے بوجہ تعصب مذہبی عمداً رسالہ کی کاپیاں اس قدر خراب لکھیں کہ پتھر پر اُڑ گئیں اور چھپائی خراب ہوگئی۔ ہم کو اس کا سخت افسوس ہے۔ ناظرین معاف فرما دیں۔ آئندہ کے لئے انتظام معقول کر دیا گیا ہے ✤

مسلمان کاتب کو آریہ اخبار سے بدلہ لینے کی خوب سوجھی اور تعصب نے ایسا اثر اظہار کیا جسکی مثال اس سے پیشتر ملنی مشکل ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آریہ مسافر بمجبوری ہندو کاتب رکھا جاوے۔ اور دیگر ہندو اڈیٹر ال اخبارات بھی ہندو کاتب کو ترجیح دینگے۔ مبادا اُن کی اخبار کی کاپیاں بھی پتھر پر جا کر اُڑ جائیں۔ اس طرح ممکن ہے کہ بیسیوں کاتبوں مسلمانوں کا روزگار چھین جائے

چھپکے گئے اُنہیں اپنے متعصب عقلمند بھائی کا ممنون ہونا چاہئے۔ (ہندوستان)

شیر کو محفوظ نہ رکھنیکی سزا

{ پروفیسر رام کا سرکس تمام }

ہندوستان میں مشہور ہے۔ اہل پنجاب بھی ان کی بائسکل کھلاڑیوں اور حیرت انگیز جانوروں کے دلفریب تماشے دیکھ چکے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ اُن کا سرکس کانپور میں تھا جہاں پولیس نے اُن کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ کہ اُنہوں نے اپنے سرکس کا شیر محفوظ پنجرے میں مقید نہیں رکھا۔ اور خطرہ تھا کہ وہ باہر نکل کر لوگوں کو نقصان پہونچاتا۔ عدالت نے پروفیسر صاحب کو ۷۵ روپئے جرمانہ کی سزا دی۔ یہ مقدمہ اپنی قسم کا پہلا نہیں ہے۔ اس سے پیشتر کئی پرائیوٹ آدمیونکو خفیف سزائیں مل چکی ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے کاٹنے والے کتوں کو حفاظت سے کھلا نے دیا۔ اس لئے جو لوگ اس قسم کے جانور پالتے ہیں اُنہیں خوب محافظ رہنا چاہئے

(ا۔ر)

گرانی غلہ کی تفتیش

{ ہندوستان میں غلہ کیوں دن بدن }

گراں ہو رہا ہے۔ اس سوال کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن سرکار مقرر کرنے والی ہے اُس کے ابتدائی مراتب طے ہوگئے ہیں مسٹر دت کو دو انگریز مددگار دیئے گئے ہیں۔ برہما۔ ہندوستان اور بلوچستان کے ۲۲ حصے کئے گئے ہیں۔ پانچوں بندرگاہوں کو اُن سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ جن کی تفتیش جداگانہ ہوگی۔ صوبوں کی گورنمنٹوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مقامی تحقیقات میں مسٹر دت کا ہاتھ بٹائیں۔ ہندوستان۔

خود را نصیحت دیگراں را فضیحت

{ بمبئی کے نامور تاجر }

سر بھال چندر کرشن نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کی شادی کر دی حالانکہ آپ سوشل اصلاح کے حامی اور شادی بچپن کے مخالف ہیں۔ بمبئی کا اخبار انڈین سوشل ریفارمر ٹھیک لکھتا ہے۔ کہ خود را نصیحت دیگراں را نصیحت۔ اسکو کہتے ہیں (ر)

بھیڑیئے سے مقابلہ

{ مسٹر برجورجی صاحب صاحب زادہ مسٹر }

رستم جی تاجر بائسکل گوشتہ تار گھر کے افسر کے ساتھ جنگل میں سیر کر رہے تھے۔ کہ ایک بھیڑیئے کو جھاڑی کے بیچ بیٹھا ہوا پایا۔ تار گھر کا افسر بندوق لینے کو گیا۔ اور مسٹر برجورجی وہاں ٹھہرے رہے۔ بنظر احتیاط اُنہوں نے ایک درخت کی شاخ توڑلی۔ مگر ابھی سنبھلنے نہ پائے تھے۔ کہ بھیڑیا ایک کر آ پہونچا۔ سیٹھ صاحب نے زور سے لکڑی رسید کی۔ جس سے بھیڑیا زمین پر جا پڑا۔ پے در پے چوٹوں سے اُسے کچل ڈالا۔ اُس کی لمبائی ۶ فٹ اور وزن تین من تھا مسٹر برجورجی کے کوئی زخم نہیں آیا (ر)

غلہ اور افیون کے سٹہ کا انسداد

{ غلہ اور افیون کے سٹے نے جو ایک بازی کی قسم کا جوا ہے۔ }

ہزار ہا تجارت پیشہ ہندوستانیوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اور تجارتی حلقہ میں خلاف اخلاق اوصاف پیدا کر دیئے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہو۔ کہ گورنمنٹ جو اب تک اس خرابی کی طرف سے لاپرواہ تھی۔ آخر کار اسکی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو افیون اور غلہ وغیرہ کی سٹہ کی جو آگرہ اور دیگر شہروں میں عرصے سے رائج ہے تحقیقات کرے گی۔

(ہندوستان)

گلدستۂ اخبار

امریکہ میں آرتھر گرنفہ نامی شخص ایک دنیا بھر کی عقل چکرانیوالا نہ برسوں کا عجیب اُستاد پیدا ہوا ہے۔ سرکاری حساب آفس کے ۱۰ محاسب سے جتنا کام ایک دن میں ہوتا ہے وہ اکیلا آتنا ہی کام اُتنے ہی وقت میں کر لیتا ہے۔ کاغذ قلم یا اور کسی لکھنے والی چیز کے بغیر وہ حافظہ کی قوت سے سیکنڈ میں کسی بھی رقم کو جھپا ضرب دے سکتا ہے۔ اور تو بہتوں کی قسم کو تئے نہ برسوں میں آٹھ سیکنڈ میں ضرب دے سکتا ہے۔ کام سے تھک جانے پر وہ آرام لینے کی خاطر دل کا سوال خاطر خواہ حل کر لیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ مسیح کی پیدائش سے آج تک آدمی تیں کا سو در سو فی صدی ہ کے حساب سے کسی قدر ہوگا۔ (بھارت متر)

گزشتہ ہفتہ میں بمبئی میں بارہ گھنٹوں میں بارہ انچ پانی پڑا۔ ایسا مینہ برسوں سے نہیں پڑا۔ گلی کوچوں میں نہریں بہ رہی ہیں +

۱۸۳۵ء بخارا میں سب سے پہلا سرکاری سکول ترکوں نے کھولا۔ مانٹینیگرو کے لوگوں کی ایک جماعت نے ریلیجاب پر قبضہ کر لیا۔ لیکن پھر اس مقام کو ترکوں کو واپس کر دیا گیا۔ انگلستان اور ایران میں پولیٹکل حالت نازک ہو گئی۔ ہندوستان میں پریس کی آزادی دی گئی۔

۱۹۰۹-۱۹۱۰ء مشرق میں عام بیداری پیدا ہوئی۔ ایران میں مشکلات کا ظہور ہوا۔ ٹرکی میں کانسٹی ٹیوشنل حکومت قائم ہوئی۔ لارڈ مارلے اور لارڈ منٹو کی ہندوستان سے متعلق مشہور سکیم اصلاحات چین کی بیداری فرانس کا سیلاب انگلستان عظیم الشان پولیٹکل نزاع یعنے ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز کا جھگڑا ہندوستان میں قانون مطابع پاس کیا گیا۔ ہز مجسٹی ملک معظم کا انتقال ہوا۔

اس ستارہ کے نکلنے کی اوقات میں جیسا کہ مذکورہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے اکثر اہم ترین واقعات کا ظہور ہوا ہے اور یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی کہ یہ ستارہ کتنی مدت سے نکلتا ہے لیکن تاریخی حالات سے جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مسیح کی پیدائش سے بہت ہی عرصہ پیشتر سے نکلنے لگا ہے۔ اور جس قدر کہ واقعات اوپر درج کئے گئے ہیں۔ اُن کی نسبت بھی صحت کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ پورے ہیں ممکن ہے کہ بعض واقعات قلمبند نہ کئے گئے ہوں +

جاپانی جیل شاید تمام دنیا میں سب سے شاندار قید خانہ وہ ہے جو ٹوکیو سے نیند میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اس کے احاطہ میں باغات ہیں جہاں ہر قسم کے پھلوں کے درخت ہیں حوض ہیں کہ جنکے اندر کنول کھلے ہیں چھوٹے تالاب خوب آراستہ ہیں۔ کوٹھڑیاں وسیع خوب ہوادار ہیں۔ رات کے وقت بجلی کی روشنی جلتی ہے۔ کمرے خوب آراستہ ہیں۔ غسل خانوں میں سنگ مرمر کے چہ بچے ہیں کسی جگہ سرد اور کسی جگہ گرم پانی ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کپڑے پہننے کے کمرے الگ ہیں۔ ریڈنگ روم میں اخبارات۔ رسالجات وغیرہ موجود رہتے ہیں۔ الغرض قیدیوں کی آسائش کی تمام چیزیں موجود ہیں۔ ایسے جیل میں جانے سے کسے انکار ہوگا۔ ایسی قید بھی خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

لوکل

جناب آر ہمفریز صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع لودیانہ کی جگہ فی الحال جناب ایم سینڈی صاحب اسسٹنٹ کمشنر کام کرتے ہیں۔ اور سنا ہے کہ کری صاحب بہادر جو بباعث علالت طبع شملہ تشریف لیگئے ہیں۔ جلد تشریف آور ہو کر چارج لینگے۔

خواجہ لطیف حسین صاحب سب ڈویژنل آفیسر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ جو مولوی حالی صاحب شاعر بے بدل کے خاندان سے ہیں ۹ جولائی ۱۹۱۰ء کو ۱۵ ماہ کی رخصت پر تشریف لیجاتے ہیں۔ خواجہ صاحب موصوف شرافت اور خوش خُلقی میں اپنی مثال آپ ہی ہیں آپکی جگہ ایک بنگالی صاحب تشریف آور ہوتے ہیں۔ دیکھیں وہ کیسا سلوک کرتے ہیں +

خواجہ عبد الصمد صاحب منصف لودیانہ ایک ماہ کی رخصت پر شملہ تشریف لیگئے ہیں۔ اور آنکی جگہ نثار قطب صاحب کام کرتے ہیں

جناب خاں صاحب احمد خاں ایس۔ ڈی۔ او تین ماہ کی رخصت کے بعد تشریف آور ہوئے اور سردار شیر سنگھ سے چارج لیلیا۔

یکے اور ٹمٹم والے زیادہ سواریاں بٹھانے سے باز نہیں آتے حالانکہ اُن کو سخت فہمائش ہو چکی ہے۔ ریڑھی والے بھی بیچارے بے زبان مویشیوں پر ماندھا دھند مال لادے جاتے ہیں

ہمارا خیال ہے کہ یہاں بھی ویسے حیوانات کی ایک کمیٹی مقرر کیجاوے تو نہایت ہی اچھا ہوگا۔ ہم خدمت کو حاضر ہیں۔ دیکھیں کون صاحب اس طرف توجہ فرماتے ہیں۔

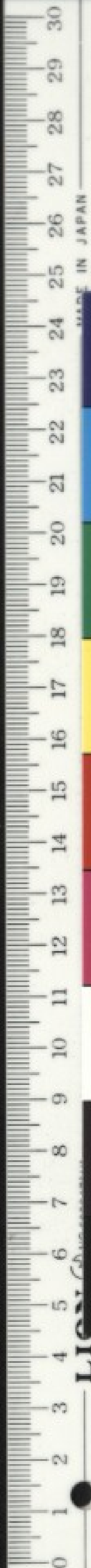
جناب ... صاحب لالہ سیتل رام صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نے پہلی معائنہ ششماہی کیلئے اس ضلع میں قدم رنجہ فرمایا ہے کل اور آج خالصہ ہائی سکول کا فرمایا ہے موصوف صاحب کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔ وہ بڑی خندہ پیشانی اور خلق سے پیش آتے ہیں ملازمان محکمہ تعلیم کی خاص خوش قسمتی ہے کہ ایسا حق شناس منصف جید دمنو۔ اور فریاد رس حاکم انکو عطا ہے۔ خدا آپ کو اپنی برکات سے مالا مال کرے۔

ضرورت

۲ ۱

ایک نوجوان مسیحی لڑکی جو اپر پرائمری سرٹیفکیٹ رکھتی ہو آفیج اسکول میں پڑھانے اور لڑکیوں کے کھانا پکانے اور کپڑے وغیرہ دھونے کے کاموں میں بھی مدد لا سکے۔ درکار ہے۔ ذیل کے پتے پر درخواست کرنی چاہیے۔

المشتہر۔ مس سٹرکلینڈ۔ ترنتارن۔



پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھہ لاکھہ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ اور پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱؍ اٰر
ہندوستان و پنجاب " " ۱۲؍
غیر ممالک سے " " ۲؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱۲ر	ہیجر	ے
چوتھائی کالم	ہیجر	ے	سہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر رابعہ کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں ایسی ہی ہلچل پڑجاتی ہے اور گھبراکر بہیری کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی تیار گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور جسمیں بہت سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑا اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک عیالدار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق ولایتی پودینے کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ پیٹ کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد ہیضہ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب بیماری کی علامتیں جلد دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +

قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگاکر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلّی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر و کونل کریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ

نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ما صہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۸ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے اسلئے بذریعہ اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں بخدمت پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

[illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپئے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر مییا سنگھ آہلووالیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

پانسو روپیہ کا انعام

[illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائی۔ برادرز چھپا اور شائع ہوا